رویا نمبر ۴۶۶:

آمد ثانی میں بغاوت فرو کرنے سے متعلق مزید تفصیل

اپریل 1948ء

55

فرمایا: پشاور کے سفر سے پہلے میں نے ایک رؤیا دیکھی تھی جو اس طرح مخفی زبان میں تھی کہ میں خواب میں حیران تھا کہ یہ کیا بات ہے اور اس چیز کا اس قدر مجھ پر اثر تھا کہ جب میں جاگا تب بھی تھوڑی دیر تک مجھ پر حیرت طاری رہی۔ آخر ایک لفظ میرے دل میں ڈالا گیا اور تعبیر مل گئی۔

میں نے دیکھا کہ میں قادیان میں ہوں اور وہ پاخانہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام قضائے حاجت فرمایا کرتے تھے۔ میں اس میں ہوں اس میں اسی طرح کی لکڑی کی چوکی بنی ہوئی ہے اور اس کے نیچے پاخانہ کا پاٹ پڑا ہوا ہیں اس کے اوپر بیٹھا ہوں گویا قضائے حاجت کر رہا ہوں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پاخانہ جو آیا وہ پتلا سا ہے پھر وہ کچھ پھیل بھی گیا ہے اور چوکی کے کناروں پر بھی کچھ گرا ہے جب میں نے طہارت شروع کیا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ جیسے میں ٹیڑھا ہو گیا ہوں اور چوکی سے نیچے گرنے لگا ہوں ٹیڑھا ہونے سے وہ پاخانہ جو چوکی پر گرا تھا میری سلوار کے ایک حصہ کو لگ گیا جب میں سنبھلنے لگا تو دوسری طرف زیادہ جھک گیا اور دوسری طرف کے پاجامہ کے حصہ کو کچھ پاخانہ لگ گیا اس پر میں نے پانی کے لوٹے سے پاخانہ کو دھویا۔ اس وقت میں ڈرتا ہوں کہ شاید لوٹے میں اتنا پانی نہ ہو جس سے میں پاجامہ کو صاف کر سکوں لیکن وہ پاخانہ بھی صاف ہو گیا اور میں نے طہارت بھی کر لی اور پھر بھی لوٹے میں پانی بچ گیا جس سے میں وضو کرنے لگ گیا اور اسی چوکی پر کھڑے ہو کر میں نے نماز شروع کر دی۔ مشرق کی طرف میرا منہ تھا پاخانہ کی جگہ ایسی ہے کہ اگر مکان کو جنوب کی طرف کھینچا جا سکے تو وہ جگہ مسجد مبارک کے مغرب میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مولوی عبدالکریم صاحب نماز پڑھا کرتے تھے چلی جائے لیکن حقیقتاً درمیان میں کچھ کمرے ہیں اور پاخانہ کوئی تیس بتیس فٹ مسجد سے شمال میں ہے جس وقت میں نماز پڑھ رہا ہوں ایک نوجوان میرے دائیں اور دو نوجوان میرے بائیں آکر کھڑے ہوئے ہیں۔ مجھے ایسا معلوم ہوا ہے کہ دائیں طرف کوئی نوجوان ہے بغیر داڑھی مونچھ کے اور بائیں طرف میاں غلام محمد اختر صاحب ہیں اور ان کے ساتھ پھر ایک داڑھی مونچھ کا نوجوان ہے اور ہم نماز پڑھ رہے ہیں اور نماز بھی باجماعت۔ میں اس وقت سخت حیران ہوں کہ سجدہ کہاں کروں گا جس چوکی پر کھڑا ہوں اس پر تو پاخانہ گرا ہوا ہے اور میرے ساتھی جہاں کھڑے ہیں وہ طہارت اور پیشاب پاخانہ بہنے کی جگہ ہے دائیں طرف کا نوجوان بے شک ایک چوکی پر ہے مگر وہ بھی پاخانہ کا حصہ ہے آخر گھبرا کر میں نے پاؤں کی طرف نظر کی تو مجھے یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی کہ پاخانہ کی چوکی ایک بیٹھنے والی یا نماز کی چوکی میں بدل گئی ہے اور بالکل صاف ہے اسی طرح جس طرح فرش پر بائیں طرف کے دوست کھڑے ہیں وہ بھی بالکل خشک اور صاف ہے اور کوئی گندگی اس پر نہیں ہے اس پر میں نے نماز شروع کی۔ قیام کے بعد جب رکوع کے لئے جھکا اور رکوع کر کے اٹھا تو کچھ بھنبھناہٹ

اور حرکت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد مبارک میں نماز ہو رہی ہے اور وہ لوگ مغرب کی طرف منہ کرکے نماز پڑھ رہے ہیں جس وقت میں رکوع کرکے اٹھا تو اختر صاحب کے پاس جو نوجوان تھا وہ اردو زبان میں مسجد مبارک کے نمازیوں کو مخاطب کرکے کہتا ہے ہم کچھ آگے بڑھ گئے ہیں۔ خواب میں ہی میں تعجب کر رہا ہوں کہ وہ نماز بھی پڑھ رہا ہے اور بات بھی کر رہا ہے پھر ہم نے سجدہ کیا جگہ بالکل صاف تھی پھر کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت شروع کی جب میں دوسری رکعت میں رکوع کے بعد کھڑا ہوا تو پھر اس نوجوان نے مسجد مبارک کے نمازیوں کو مخاطب کرکے کہا کہ ہم کچھ اور آگے بڑھ گئے ہیں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

فرمایا: میرے دل میں القاء ہوا کہ دیکھو پاخانہ کو عربی میں کیا کہتے ہیں پاخانہ کو عربی میں براز کہتے ہیں اور براز کے معنی لڑائی کے بھی ہیں اور مقعد کے بھی ہیں جہاں سے پاخانہ نکلتا ہے پس میرا ذہن اس طرف گیا کہ پاخانہ پھرنے اور پاخانہ میں ہونے کے معنی مقابلہ کی جگہ پر بیٹھنے اور مقابلہ کے سامان مہیا کرنے اور مقابلہ کرنے کے ہیں گویا ہم لڑائی کی تیاری کرکے قادیان کی طرف بڑھیں گے اور اس لڑائی کے نتیجہ میں قادیان سے قریب تر ہو جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاخانہ کو دکھانے کا یہ مطلب ہے کہ ہم نے مبارزت اور براز کا وہ طریق اختیار کرنا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اختیار کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعائیں کیا کرتے تھے اور دنیوی سامانوں کو بھی استعمال کیا کرتے تھے مگر زیادہ زور دعاؤں پر دیتے تھے۔

فرمایا: یہ رؤیا مبشر بھی ہے اور اس میں متوحش فقرات بھی پائے جاتے ہیں اس میں مبارزت کی شرط ہے یعنی ہمیں مقابلہ کرنا پڑے گا رؤیا میں میں نے چار آدمی دیکھے ہیں یہ بھی تشویش میں ڈالتا ہے اگرچہ یہ درست ہے کہ وہ اتنی چھوٹی جگہ تھی کہ وہاں تین چار آدمی ہی دکھائے جا سکتے تھے مگر اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جماعت کا قلیل حصہ اس میں حصہ لے گا اور باقی محروم رہ جائیں گے۔ الفضل یکم مئی 1948ء صفحہ 4-3

نوٹ: یہ رویا سیدنا محمودؓ کی رویا نمبر ۳۹۰ کا تتمہ ہے۔